خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
۱۵- دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون
۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر
ایل
۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 278 اتوار 17 رجب -1416ھ' 10 فتح 1374 ہش' 10 -دسمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کو دل نہ چاہے تو اس کے لئے بھی دعا کرے

اگر دعا کو دل نہ چاہے اور پورا خشوع خضوع دعا میں حاصل نہ ہو تو اس کے حصول کے واسطے بھی دعا کرے اور اس بات سے ابتلا میں نہ پڑے کہ میری دعا تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے دل سے نہیں نکلتی دعا کے جو لفظ ہوتے ہیں ان کو زبان سے ہی کہتا رہے آخر استقلال اور صبر سے ایک دن دیکھ لے گا کہ زبان کے ساتھ اس کا دل بھی شامل ہو گیا ہے اور عاجزی وغیرہ لوازمات دعا میں پیدا ہو جائیں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پروا نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العبار کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی چیز ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نری پرہیزوں سے بچ سکتے ہو جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کار آمد انسان نہ بنا لے اس وقت تک اللہ اس کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ خواہ وہ ہزار بھاگتا پھرے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 270)

صدر / امراء صاحبان سے
نہایت ضروری گزارش

○ تحریک جدید سال نو کے وعدے 31- دسمبر 1995ء تک مرکز میں پہنچا کر اپنے محبوب امام کی خصوصی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مثالی وقار عمل

○ تمام قائدین مجالس، ضلع و علاقہ خدام الاحمدیہ پاکستان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پندرہ دسمبر 95ء کو

"مثالی وقار عمل"

ہو گا۔ اس سلسلہ میں درج ذیل امور پیش نظر رکھیں۔

i- یہ وقار عمل ضلع کی سطح پر ہو۔
ii- ضلع کی چالیس فیصد مجالس کی نمائندگی ضروری ہے
iii- ضلع کی کل تجنید کے کم از کم پچیس فیصد خدام اس میں لازماً شریک ہوں۔
iv- کم از کم تین گھنٹے وقت صرف کیا جائے۔
v- اس وقار عمل کی تفصیلی رپورٹ بصورت ضمیمہ جلد ارسال فرمائیں۔

(مہتمم وقار عمل- مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مظفر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ الخضیرہ (جنوبی سپین) کو 21- نومبر 1995ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت نومولود کا نام "مصور احمد" رکھا ہے۔ نومولود مکرم میاں عارف محمد صاحب فیکٹری ایریا- ربوہ کا پوتا اور مکرم خلیل احمد صاحب باجوہ دار الصدر ربوہ حال جرمنی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک و خادم دین بنائے۔

اخلاق انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ ہوتے ہیں

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب- امام جماعت احمدیہ الاول)

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں جس سے وہ واحد شخص خود اپنے نفس میں سکھ پاتا ہے اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔ مثلاً وہ اگر کسی کی نعمت دیکھ کر حسد نہیں کرتا تو اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے جو کہ حاسد کے دل کو ہوتی ہے۔ اگر کوئی دوسرے کو دیتا ہے تو یہ طمع نہیں کرتا تو اس عذاب سے بچا رہتا ہے جو کہ طمع کرنے سے ہوتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ اخلاق فاضلہ حاصل کرتے ہیں وہ جزع فزع، شہوت اور غضب کے تمام دکھوں اور آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ ذاتی سکھ کے ذرائع اخلاق فاضلہ ہیں یہ بھی ایک فضل کی قسم ہے جو کہ انسان کو حاصل ہوتا لیکن اس سے وہ نتائج مرتب نہیں ہوتے جو اکٹھا ہونے سے ہوتے ہیں۔ یاد رکھو کہ الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں اکیلے پر وہ فضل نہیں ہوتا ہے جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے تو وہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دونوں نہ ملیں اور ان تمام آداب کو بجا نہ لاویں جو کہ حصول اولاد کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح ایک بھاری جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا۔ ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہو گا کہ اسے مامائیں، خدمتگار اور سونے، کھانے، پینے، نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرہ اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب ہونے کی مقدرت ہو۔ ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کر سکتے ہو۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہو گی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نہ لگا رہے گا تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کر سکو گے جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے اس وحدت کے پیدا ہونے کے لئے چاہئے کہ آپس میں صبر اور تحمل اور برداشت ہو۔ اگر یہ نہ ہو گا اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھو گے تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہو گا۔ اطاعت اسی حال میں کر سکو گے جب کہ تم میں تنازع نہ ہو۔ اگر تنازعات ہوں گے تو یاد رکھو کہ قوت کی بجائے تم میں بزدلی پیدا ہو گی اور جو تمہاری ہوا بندھی ہوئی ہو گی وہ نکل جاوے گی۔ یہ بات تم کو صبر اور تحمل سے حاصل ہو سکتی ہے ان کو اپنے اندر پیدا کرو۔ تب خدا کی معیت تمہارے شامل حال ہو کر وحدت کی روح پھونکے گی۔ پس اگر تم کوئی طاقت اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہو اور مخلوق کو اپنے ماتحت رکھنا چاہتے ہو تو صبر اور تحمل سے کام لو اور تنازع مت کرو اگر چشم پوشی سے باہم کام لیا جاوے تو بہت کم نوبت فساد کی آتی ہے"۔

(از خطبہ 9- دسمبر 1904ء

تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے۔ اس کو حقیر مت سمجھو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

10- فتح 1374 ھش 10 - دسمبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

1- جیسا جیسا انسان کسی کام میں بڑھتا ہے ویسا ہی اس کام کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کے بھی راہ کھلتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دوسری طرف توجہ کرنے کے واسطے انسان کے پاس نہ وقت رہتا ہے اور نہ ہمت۔ مگر رشید آدمی کے واسطے خدا تعالیٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے اندر ہی ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی کے واسطے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فہم عطا کرتا ہے۔ آج کل لوگوں کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ ان کو دوسرے گھر کا ایمان ہی نہیں اور اگر کسی کو ہے تو ایسا کہ ہونا نہ ہونا برابر ہے مگر اس وقت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ دکھلاوے۔ مخلوق کی قساوت قلبی انتہاء تک پہنچ گئی ہے اور لوگوں نے نرمی سے فائدہ نہیں اٹھایا اس واسطے وہ اب قہری نشان بھی دکھانا چاہتا ہے۔ سعید ہیں وہ لوگ جو قبل ایسے نشانات کے واقع ہو جانے کے ایمان لاویں۔

2- نفس کی تین حالتیں ہیں۔ ایک تو نفس امّارہ ہے۔ نفس امّارہ والے کو تو خبر ہی نہیں کہ بدی کیا شئے ہے۔ دوسرا نفس لوّامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے اور توبہ کرتا رہتا ہے۔ ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے اور اس حالت میں ہونا ایک حد تک ضروری بھی ہے اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس میں بڑے بڑے ثواب ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود بخود نور اور سکینت نازل کرتا ہے۔ خدا کی رحمت کا وقت آتا ہے اور ایک ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور وہ بات ہوا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ تھک نہ جاوے (-) یاد رکھو کہ جلد بازی خوفناک ہے (-) انسان کو بہادر بننا چاہئے۔ برسوں کی محنت و مشقت کے بعد آخر شیطان کے حملے کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ بھاگ جاتا ہے۔

3- اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سنکریوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم (عبادت کرتے ں۔ استغفار بھی کرتے ہیں۔ پھر کیوں مصائب اور ابتلا آجاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ دا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ رجاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب پنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک وائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔

جیسا کیسا بھی ہے آزاد تو ہے میرا وطن
کیا بھلے لگتے ہیں کھلیان ہوں یا کوہ و دمن
دور دَورہ ہو محبّت کا تو پھر دیکھئے گا
نقشۂ عالمِ بالا ہو یہ اَرضی مسکن

ابوالاقبال

○

مجھ کو فنا سے ہے غرض اور نہ بقا سے ہے غرض
بندۂ عشق ہوں ترا، تیری رضا سے ہے غرض

قدر کوئی کرے نہ کرے گر نہ کرے تو غم نہیں
مسلکِ بندگی ہے یہ ہم کو وفا سے ہے غرض

اس کی پسند ہو نہ ہو صرفِ سجود ہے جبیں
حسنِ قبول دے نہ دے ہم کو دُعا سے ہے غرض

مشقِ ستم ہے مدّعا۔ رحم کریں تو کیوں کریں
کوئی مَرے جیئے کوئی ان کو جفا سے ہے غرض

غنچۂ آرزو مِرا چشمِ کرم کا منتظر
اس کو بہار سے غرض اور نہ صبا سے ہے غرض

جذبۂ شوق سے مِرے اُٹھ کے گلے سے کیوں ملے
اس کی نگاہِ ناز کو شرم و حیا سے ہے غرض

خون کسی کا ہو تو ہو زینتِ حسن ہو فزوں
دستِ حنا پسند کو رنگِ حنا سے ہے غرض

دردِ دلِ حزیں مِرا آپ ہی چارہ ساز ہے
مجھ کو طبیب سے غرض اور نہ دوا سے ہے غرض

مرے تصوّروں کی جان اور مِرے دل کا رازدان
ہے وہ خدائے دو جہان اس کی رضا سے ہے غرض

بزم میں ان کی جائے کیوں گوہؔر انہیں بلائے کیوں
اسکو کسی سے کام کیا جسکو خدا سے ہے غرض

مولانا ذوالفقار علی خان گوہؔر

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے اور اس کو حاضر و ناظر یقین کیا جاوے اور اس کی عین موجودگی کا تصور دل میں رکھ کر ہر ایک بدی و ناراستی سے پرہیز کیا جاوے۔ یہی بڑی دانش و حکمت ہے اور یہی معرفت الٰہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے جس سے اور جس کے لئے اہل اللہ ایک ریگستان کے پیاسے کی طرح آگے بڑھ کر خوش مزگی سے پیتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

فارسی منظوم کلام

آں ہمہ زاں دلبرے جاں یافتند
جاں چہ باشد روئے جاناں یافتند

ان سب نے اسی محبوب سے زندگی حاصل کی۔ زندگی کیا خود اس محبوب کو پالیا

چشمِ شاں شد پاک از شرک و فساد
شد دلِ شاں منزل ربّ العباد

ان کی نظر شرک اور فساد سے پاک ہو گئی اور ان کا دل رب العالمین کا گھر بن گیا

سیّدِ شاں آنکہ نامش مصطفیٰؐ است
رہبرِ ہر زمرۂ صدق و صفا است

ان لوگوں کا سردار وہ ہے جس کا نام مصطفیٰؐ ہے تمام اہل صدق و صفا کا وہی رہنما ہے

مے درخشد روئے حق در روئے او
بوئے حق آید ز بام و کوئے او

اس کے چہرہ میں خدا کا چہرہ چمکتا نظر آتا ہے اس کے در و دیوار سے خدا کی خوشبو آتی ہے

ہر کمال رہبری بروے تمام
پاک روی و پاک رویاں را امام

رہبری کے تمام کمالات اس پر ختم ہیں خود بھی مقدس ہے اور سب مقدسوں کا امام ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ خدائے قیوم ہی سے انسان زندگی حاصل کرتا ہے نہ صرف زندگی حاصل کرتا ہے بلکہ خود اس کو بھی یعنی خدا تعالیٰ کو بھی پالیتا ہے۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ میں ہو کر زندگی گزارتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو پالیتے ہیں وہ شرک اور دینی فساد سے پاک ہو جاتے ہیں ان میں شرک کا کوئی شائبہ نہیں رہتا۔ اور نہ وہ دنیا میں کسی طرح فساد برپا کرنے پر مائل ہوتے ہیں۔ ان کی تو کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ وہ رب العالمین کا گھر بن جاتے ہیں۔ یعنی ان میں خدا تعالیٰ بستا ہے۔ ان کا دل اور ان کی روح خدا تعالیٰ کے نور سے منور ہو جاتے ہیں اور وہ ہر بات خدا تعالیٰ ہی کی رضا کے لئے کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ وہی سچائی اور صفائی دل رکھنے والے لوگوں کے حقیقی رہنما ہیں۔ وہی راستہ دکھانے والے ہیں اور انہی کا دکھایا ہوا راستہ سچا ہے۔ وہ ایک ایسی ہستی ہیں کہ ان کے چہرے میں خدا کا چہرہ دمکتا نظر آتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی صفات کا پرتو ان کی زندگی میں ملتا ہے۔ اور ان کے در و دیوار سے خدا تعالیٰ کی خوشبو آتی ہے۔ رہنمائی اور رہبری کے جتنے کمالات ہیں۔ وہ نہ صرف آپؐ میں موجود ہیں بلکہ وہ اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ اور دنیا بھر میں جتنے لوگ نیک اور پاک اور خدا رسیدہ ہیں ان کے وہ رہبر اور امام ہیں۔

واقفین نو کی تربیت میں سب سے زیادہ زور دعا پر ہونا چاہئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:

یہ بتانا ضروری ہے کہ سب سے زیادہ زور تربیت میں دعا پر ہونا چاہئے یعنی ان بچوں کے لئے ہمیشہ درد مندانہ دعائیں کرنا اور ان بچوں کو دعا کرنا سکھانا اور دعا کرنے کی تربیت دینا تاکہ بچپن ہی سے یہ اپنے رب سے ایک ذاتی گہرا تعلق قائم کرلیں اور اس تعلق کے پھل کھانے شروع کر دیں۔ جو بچہ دعا کے ذریعے اپنے رب کے احسانات کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے وہ بچپن ہی سے ایک ایسی روحانی شخصیت حاصل کرلیتا ہے جس کا مربی ہمیشہ خدا بنا رہتا ہے اور دن بدن اس کے اندر وہ تقدس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو خدا کے سچے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا کی کوئی تعلیم اور کوئی تربیت وہ اندرونی تقدس انسان کو نہیں بخش نہیں سکتی جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کے پیار اس کی محبت کے نتیجے میں نصیب ہوتا ہے۔ پس ان بچوں کی تربیت میں دعاؤں سے بہت زیادہ کام لیں۔ خود ان کے لئے دعا کریں اور ان کو دعا کرنے والے بچے بنائیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان ذرائع کو اختیار کر کے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے سپرد کرنے سے پہلے پہلے ہی یہ بچے ہر قسم کے حسن سے آراستہ ہو چکے ہوں گے اور ایسے ماں باپ بڑی خوشی کے ساتھ اور کامل اطمینان کے ساتھ ایک ایسی قربانی خدا کے حضور پیش کر رہے ہوں گے جسے انہوں نے اپنی توفیق کے مطابق خوب سجا کر اور بنا کر خدا کے حضور پیش کیا ہو گا اللہ تعالیٰ ہمیں ان اعلیٰ تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ فرمودہ 17 فروری 1989ء)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

جہاں دینی مسائل کو مدِ نظر رکھنا تمہارے لئے ضروری ہے وہاں عائلی مشکلات کو حل کرنا بھی تمہارے لئے ضروری ہے۔ ہندوستان میں (تقسیم ہندوستان سے پہلے کی تحریر ہے) مسلمانوں کے تنزل اور ان کے انحطاط کی بڑی وجہ یہی ہوئی کہ جب ان کے پاس دولت آگئی تو انہوں نے اس قسم کے مشاغل بیکاری کو اختیار کر لیا۔ گھروں میں مرد بیٹھے چھالیا کاٹ رہے ہیں۔ گلوریاں بنا رہے ہیں اور عورت بھی کھانے پکانے میں مصروف ہے۔ کبھی یہ چیز تلی جا رہی کبھی وہ چیز تلی جا رہی ہے۔ کبھی کہتی ہے اب میں چٹنی بنا لوں کبھی کہتی ہے اب میں میٹھا بنا رہی ہوں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تو کھانے تیار کرنے میں مشغول ہو گئے اور حکومت انگریزوں نے سنبھال لی۔ یہ مصیبت جتنی ہندوستان میں ہے باہر نہیں۔ عرب میں جا کر دیکھ لو۔ سارا عرب بازار سے روٹی منگواتا ہے۔ مصر میں جا کر دیکھ لو۔ سارا مصر بازار سے روٹی منگواتا ہے۔ اور سالن بھی وہ گھر پر تیار نہیں کرتے بازار سے ہی منگوا لیتے ہیں وہاں لوبیا کی پھلیاں بڑی کثرت سے ہوتی ہیں۔ صبح کے وقت مکہ میں چلے جاؤ۔ قاہرہ میں چلے جاؤ۔ بازاروں میں لوبیا کی دیگیں تیار ہوں گی اور ہر شخص اپنا برتن لے جائے گا اور تندور کی روٹیاں اور لوبیا کی پھلیاں لے آئے گا۔ غریب اسے یونہی کھا لیتا ہے اور امیر آدمی گھی کا تڑکا لگا لیتے ہیں۔ اسی طرح دوپہر کے وقت روٹی بازار سے آتی ہے اور سالن کے طور پر بھی وہ کوئی سستی سی چیز لے لیتے ہیں۔ اور گزارا کر لیتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں یہ حالت ہے کہ لوگ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم وہ ماما رکھنا چاہتے ہیں جو ایک سیر آٹے میں اسّی پھلکے پکا سکے۔ بازار والوں نے اپنے کام کو اس طرح ہلکا کر لیا کہ سیر آٹے میں چھ روٹیاں تیار کر لیں۔ اور انگریزوں نے سیر میں چار اور بعض دفعہ دو۔ اور انہوں نے اپنے کام کو اس طرح بوجھل بنا لیا اسی اسی پھلکے بنانے لگے۔ یہ سب شغل بیکاری ہیں جنہیں دور کرنا پڑے گا۔ اور جن کو دور کر کے ہی تم اپنا وقت بچا سکتی ہو۔ آخر علم کے استعمال کے لئے تمہارے پاس وقت چاہئے۔ اگر تم نے اپنے آپ کو ایسا بنا لیا کہ تمہارے پاس کچھ بھی وقت نہ بچا تو تم نے کرنا کیا ہے۔ پس پہلا سوال وقت کا ہے۔ تم کو اپنی زندگی ایسی بنانی پڑے گی کہ تم ان کاموں کے لئے اپنے اوقات کو فارغ کر سکو۔ پھر تمہارے لئے آسانی ہی آسانی ہے اور تم اس وقت سے فائدہ اٹھا کر بیسیوں ایسے کام کر سکتی ہو جو تمہاری ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ پس یہ مسئلہ بھی تمہیں ہی حل کرنا پڑے گا۔ اور اگر تم حل کر لو تو تمہاری مائیں آپ ہی آپ تمہاری نقل کرنے پر مجبور ہوں گی۔ ہم نے دیکھا ہے لڑکی پرائمری پاس ہوتی ہے تو جاہل مائیں اپنی لڑکی کے آگے پیچھے پھرتی ہیں۔ اور کہتی ہیں ہماری بیٹی پرائمری پاس ہے بڑی عقل مند اور ہوشیار ہے۔ اگر مائیں اپنی پرائمری پاس لڑکیوں کی بات رد نہیں کر سکتیں۔ تو تم تو بی اے ہو گی۔ تمہاری بات کیوں ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں گی۔

یہ کام جو میں نے بتایا ہے اسے معمولی نہ سمجھو یہی وہ چیز ہے جس نے ہمارے ملک کی عورت کو بیکار بنا دیا ہے۔ دوسری قوموں نے تو اس مسئلے کو حل کر لیا ہے۔ اور چھ سات گھنٹے بچا لئے۔ لیکن تمہیں کھانے پکانے کے دھندوں سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ اگر تم بھی چھ سات گھنٹے بچا لو تو یقیناً تم بھی ان اقوام سے بہت زیادہ ترقی کر سکتی ہو۔ کیونکہ وہ اگر چھ گھنٹے بچاتی ہیں تو دو گھنٹے قومی کاموں میں صرف کرتی ہیں۔ اور چار گھنٹے ناچ گانے میں صرف کرتی ہیں۔ لیکن تم اپنا سارا وقت قومی اور مذہبی کاموں میں صرف کرو گی۔ اس لئے یورپ کی عورت کے مقابلہ میں تمہیں اپنے کاموں کے لئے تین گنا وقت مل جائے گا۔ اور جب وہ چھ گھنٹے میں سے چار گھنٹے ناچ گانے میں صرف کرے گی اور تمہارا تمام وقت خالص دینی کاموں میں صرف ہو گا۔ اور اس طرح تم ان سے تین گنا کام کرو گی۔ تو تمہاری فتح یقینی ہے۔ کیونکہ وقت کے لحاظ سے یورپ کی تین تین عورتوں کے مقابلے میں تمہاری ایک ایک عورت ہو گی اس وقت تمہاری سو عورت بھی یورپ کی ایک عورت کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ تمہارا علم بھی کم ہے اور تمہارے پاس اپنے قومی کاموں کے لئے وقت بھی نہیں بچتا۔ لیکن جب تم علم حاصل کر لو گی اور قومی کاموں کے لئے وقت بھی ان سے زیادہ صرف کرو گی تو تمہاری ایک عورت کے مقابلہ میں یورپ کی سو عورت بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ جب تک یورپ کا ماحول ایسا ہے اور اس کا طریق عمل ایسا ہے کہ اس کی ایک عورت تمہاری سو عورت کے برابر ہو گی اس کا جیتنا یقینی ہے۔ لیکن جب تم اپنے آپ کو ایسی بنا لو گی کہ تمہاری ایک عورت ان کی سو عورت کے برابر ہو گی تو پھر تمہارا جیتنا یقینی ہے۔

ان ریمارکس اور نصیحتوں کے ساتھ میں اپنے خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ کالج کا افتتاح کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے زنانہ کالج کی اس چھوٹی سی بنیاد کو اپنی عظیم الشان برکتوں سے نوازے اور یہ چھوٹا سا ادارہ دنیا کے تمام علمی اداروں پر چھا جائے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

عزیز و اقارب سے حسنِ سلوک

آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے کہ "اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میں اللہ ہوں۔ میں رحمان ہوں۔ میں نے رحم کو پیدا کیا۔ جو رحم کے رشتوں کو ملاتا ہے۔ وہ مجھ خدائے رحمان کو ملاتا ہے اور جو صلہ رحمی کی بجائے قطع رحمی کرتا ہے وہ مجھ سے تعلق منقطع کرتا ہے۔

کسی انسان کی عظمت کا معیار صرف یہ نہیں ہے کہ لوگ اس پر جان نچھاور کرتے ہیں۔ اس کے ابرو کے اشارے پر اس کے احکام کی تعمیل ہوتی ہے۔ اس کی سطوت و جاہ و حشمت کے دنیا میں جھنڈے گڑے ہوئے ہیں۔ اس کی عظمت اور اعلیٰ اخلاق کو پرکھنے کے لئے اس کے عجز و انکسار کو بھی دیکھنا ہوگا۔ اس کی سیرت کے مطالعہ کے لئے اس کی گھریلو زندگی اور عزیز و اقارب سے اس کے حسن سلوک کو بھی دیکھیں گے۔ وہ شخص جس کے فیض اور خلق سے دنیا متاثر اور فیض یاب ہوتی ہے اس کے گھر والے اس کے اخلاق اور سلوک سے کیا حصہ پاتے ہیں؟ دنیا کے دھندوں کو سمیٹنے اور مسائل کو سلجھانے کے بعد جب وہ شخص گھر میں قدم رکھتا ہے تو اس کی جبین پر شکن ہوتے ہیں۔ اس کی بھنویں تنی ہوتی ہیں یا وہ خندہ پیشانی سے گھر میں داخل ہوتا ہے۔ کیا گھر والوں سے اس کا سلوک ایک ترش رو حاکم کا ہے یا شفیق باپ کا۔ بچے اسے دیکھ کر سہم جاتے ہیں یا اس کے متبسم چہرے کو دیکھ کر ان کے دل کی کلی بھی کھل جاتی ہے۔

بیٹیوں سے حسنِ سلوک آنحضرت ﷺ کا سلوک اس بارہ میں بھی قابل تقلید تھا۔ آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کی شادی حضور ﷺ کے عم زاد حضرت علیؓ سے ہوئی تھی۔ حضرت فاطمہؓ سے پیار کا یہ حال تھا کہ حضرت فاطمہؓ آپؐ کے گھر آتیں تو آپؐ اٹھ کر بیٹی کا استقبال کرتے اسے خوش آمدید کہتے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔

حضور ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں اپنی لخت جگر فاطمہؓ کے گھر جاتے اور سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے۔

حضور ﷺ کے بیٹے ابراہیم ام سیف کے گھر میں پلتے تھے۔ ام سیف کے خاوند لوہار تھے۔ حضورؐ ان کے گھر تشریف لے جاتے۔ گھر دھوئیں سے بھرا ہوتا۔ حضورؐ بیٹے سے پیار کرتے۔ اسے سینہ سے لگاتے۔ ایک بدو نے بچے کو چومتے دیکھا تو تعجب کیا اور کہا ہم تو بچوں کو نہیں چومتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے شفقت اور اولاد سے پیار نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

حضور ﷺ کی بیٹی زینبؓ حضرت فاطمہؓ سے بڑی تھیں۔ مکہ سے ہجرت کے وقت دشمنوں نے انہیں سواری سے گرادیا تھا۔ اس چوٹ کے اثر سے وہ بیمار رہنے لگ گئیں۔ چھ سال بیمار رہنے کے بعد وہ خدا کو پیاری ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے انہیں خود لحد میں اتارا۔ روئے مبارک پر غم کے آثار ہویدا تھے۔ فرمایا یہ بیچاری اکثر بیمار رہتی تھی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے بہت دعا کی ہے۔

نواسوں سے حسن سلوک حضور ﷺ اپنی عزیز بیٹی فاطمہؓ کے بیٹوں حسنؓ اور حسینؓ سے بہت پیار فرماتے۔ انہیں گود میں اٹھاتے۔ سینہ سے لگاتے۔ ان کا منہ چومتے۔ عجیب انداز میں ان سے لاڈ و پیار کرتے۔ آپ کے صحابی حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک دن حضورؐ نے حسین کو پکڑا ہوا ہے۔ اس کے پاؤں حضورؐ کے پاؤں پر ہیں اور آپؐ فرما رہے تھے۔ آجاؤ! چڑھو! اوپر چڑھو! یہاں تک کہ حضرت حسین کے پاؤں حضور ﷺ کے سینہ پر آگئے۔ پھر حضورؐ نے حسینؓ کو کہا منہ کھولو۔ حسینؓ نے منہ کھولا تو حضورؐ نے منہ چوم لیا اور کہا بارگاہ الٰہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

ایک روز کسی نے حضور ﷺ کو کھانے پر بلایا۔ آپؐ کے ساتھ بعض صحابہ بھی تھے۔ گلی میں حضورؐ نے حسین کو دیکھا تو حضورؐ صحابہؓ سے آگے بڑھے۔ اور اپنے دونوں بازو پھیلائے۔ حسین کبھی ادھر دوڑتے کبھی ادھر۔ حضورؐ نے اسے پکڑا۔ ایک ہاتھ حسین کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور ایک سر کے نچلے حصہ میں اور حسین کا منہ چوما۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز میں حضورؐ کے ساتھ تھا۔ آپؐ حضرت فاطمہؓ کے خیمہ میں تشریف لائے۔ فرمایا وہ چھوٹا ہے وہ چھوٹا ہے؟ آپؐ کی مراد حسن اور حسین سے تھی۔ حضرت فاطمہؓ ان کو نہلا رہی تھیں۔ نہلا کر کپڑے پہنائے۔ حسن اور حسین دوڑتے ہوئے آئے اور آکر حضور سے چمٹ گئے۔ حضورؐ نے انہیں سینہ سے لگایا اور خدا سے یوں التجا کی۔ مولا! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھیو۔

اپنے نواسے حضرت حسنؓ کا عقیقہ حضور ﷺ نے اپنی گرہ سے کیا اور اس کے کان میں خود اذان دی۔

حضرت فاطمہؓ کا ایک بچہ شدید بیمار تھا۔ بچے کی حالت نازک ہو رہی تھی حضرت فاطمہؓ نے حضور ﷺ کو بلوا بھیجا۔ حضورؐ نے پیامبر کو کہا فاطمہ کو جا کر کہو۔ خدا کا ہی ہے جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ اسے کہو صبر کرا اور ثواب کی امید رکھ۔ پیامبر دوبارہ آیا اور کہا فاطمہؓ آپ کو قسم دیتی ہیں کہ آپؐ ضرور آئیں حضور ﷺ کے ساتھ سعد بن عبادہؓ اور معاذؓ بن جبل بھی تھے۔ حضورؐ فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ بیٹی نے اپنا بچہ اٹھا کر باپ کی جھولی میں ڈال دیا۔ بچے کا سانس اکھڑ رہا تھا حضور ﷺ کے آنسو بہہ پڑے۔ سعدؓ نے عرض کی آقا یہ کیا؟ فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے دل میں رکھی ہے۔ فرمایا سعدؓ! اللہ رحم کرنے والے بندے پر ہی رحم کرتا ہے۔

حضورؐ سفر پر تشریف لے جاتے یا سفر واپس تشریف لاتے تو حسن اور حسین کو اپنے آگے پیچھے بٹھالیتے اور کبھی اپنے کندھوں پر سوار کر لیتے۔

منہ بولے بیٹے سے پیار ایک بار آپؐ کے منہ بولے بیٹے حضرت زید کے بیٹے اسامہؓ کے چوٹ لگ گئی۔ حضور ﷺ خود اس کا خون صاف کرتے تھے اور ماں کی طرح پیار کرتے ہوئے فرماتے تھے اگر اسامہؓ لڑکی ہوتی تو میں اسے زیور پہناتا۔

ایک روز اسامہؓ کے والد زید آئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضورؐ اس طرح اٹھے کہ اوپر کی چادر گھسٹتی جاتی تھی۔ بدن مبارک ننگا تھا۔ آگے بڑھے زید کو گلے سے لگایا اور چوما۔

حضور ﷺ کے اس سلوک کو دیکھ کر ہی آپؐ کے زیرک خادم حضرت انسؓ جو دس سال تک آپ کی خدمت اقدس میں رہے فرماتے ہیں میں نے بچوں پر رسول خدا ﷺ سے زیادہ رحم کرنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

دامادوں سے حسن سلوک دامادی کا رشتہ بہت نازک ہوتا ہے۔ داماد بمنزلہ بیٹوں کے ہوتے ہیں۔ داماد سے پیار بیٹی سے پیار کا تقاضا ہے۔ اور ان سے پیار بیٹی کے گھرانے کو راحت اور سکون پہنچاتا ہے۔ حضور ﷺ کا دامادوں سے پیار اور حسن سلوک بھی مثالی تھا۔

جب حضور ﷺ کی بیٹی رقیہ فوت ہو گئیں تو حضرت عثمانؓ سخت مغموم تھے۔ حضور نے دیکھا تو فرمایا عثمان یہ تیرا کیا حال ہے؟ حضرت عثمانؓ نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان مجھ پر جو مصیبت نازل ہوئی ہے۔ کیا کسی اور پر بھی کبھی نازل ہوئی ہے۔ حضورؐ کی لخت جگر فوت ہو گئی۔ اللہ اس پر رحم فرمائے۔ میری دامادی کا رشتہ منقطع ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا عثمانؓ تمہیں یہ غم ہے۔ یہ جبرائیل ہیں۔ انہوں نے مجھے اللہ عز و جل کا ارشاد پہنچایا ہے کہ میں ام کلثوم کا نکاح تم سے کر دوں۔ اور ام کلثوم کی وفات کے بعد فرمایا۔ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو عثمان! وہ بھی تجھ سے بیاہ دیتا۔

باقی صفحہ 6 پر

the TRUTH 21-12-1962ء
THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

ہماری تاریخ

دی ٹروتھ کے 21۔ دسمبر 1962ء کے شمارے میں تعلیم بالغان کے طالب علموں کو خواندگی کے سرٹیفکیٹ دیئے جانے کی خبریں شائع ہوئی۔

لیگوس ایڈلٹ ایجوکیشن سکیم کی آرگنائزر اور سپروائزر الحاجہ مسز ایچ۔ ایم شوڈینڈے نے حال ہی میں لیگوس ٹاؤن کونسل اور دیگر نائیجیریا کے حکام کو اپیل کی کہ وہ مزدوروں موٹر ڈرائیوروں اور ایسے ہی دیگر پیشہ وروں کو کسی حد تک خواندگی حاصل کر لینے کے لئے حوصلہ افزائی کریں۔ بلکہ ممکن ہو تو انہیں اس بات پر مجبور کریں۔ آپ احمدیہ سکول کے احاطے میں خواندگی کے سرٹیفکیٹ دیئے جانے کی ایک تقریب سے خطاب کر رہی تھیں۔

الحاجہ شوڈینڈے نے کہا کہ تعلیم بالغان کی سکیم شروع تو مسلمانوں کے لئے کی گئی تھی۔ لیکن اب اس نے پھیل کر دوسرے لوگوں کو یعنی جن کا تعلق مختلف مذاہب مسالک قبائل اور قومیتوں سے ہے اپنے دامن میں لے لیا ہے۔ موجودہ وقت میں یہ پراجیکٹ اس بات کے گرد گھومتی ہے۔ کہ ہمارے قومی ترانے میں یہ کہا گیا ہے کہ اگرچہ زبانیں مختلف ہوں۔ قبائل مختلف ہوں۔ لیکن نائیجیریا کے باشندوں کو ایک پر مسرت اخوت میں ایک دوسرے کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونا چاہئے۔

سال رواں کے اہم واقعات کا ذکر کرتے ہوئے الحاجہ شوڈینڈے نے ایک لیڈر شپ کورس کا ذکر کیا جو امریکہ سے آئی ہوئی ایک ٹریننگ سپیشلسٹ مس سارا اوونز نے منعقد کیا تھا اور اسی طرح ایک ریفریشر کورس جو تعلیم بالغان کی سکیم میں تعلیم دینے والوں کے لئے منعقد کیا گیا۔

تعلیم بالغان کے مختلف مراکز میں جن معززین نے دورے کئے ان میں ہر ایکسی لنسی۔ مسز فلورا ایذکوے۔ مسز جین ملر جن کا تعلق یونائیٹڈ سٹیٹس ایجنسی برائے عالمی فروغ اور سوفیلس کینیڈی جن کا تعلق آیوری کوسٹ سے ہے تھے۔ امریکی امداد جو ان طالب علموں سے متاثر ہو کر ملی اسے جو اس تعلیم بالغان کی سکیم کے استادہیں کے لئے آڈیو' وژیل' ایجوکیشن کے انتظام پر صرف کی جائے گی۔ اور اس سے زیادہ بھی رقم ملے گی۔ جو کچھ اب تک اس سکیم کے مطابق کیا جا سکا ہے الحاجہ شوڈینڈے نے اس کو سراہا اور حکام سے مطالبہ کیا کہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین کھولی جائے تاکہ وہ کل کی بہتر شہری اور بہتر گھریلو عورتیں بن سکیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف .... مولانا عبدالباسط شاہد

احمدی بچہ

مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) عبدالمنان صاحب دہلوی سابق افسر حفاظت خاص نے احمدی بچہ نمبر1' احمدی بچہ نمبر2' احمدی بچہ نمبر3' کے نام سے تین کتابیں تحریر کی ہیں۔ جہاں تک اس کتاب کی وجہ تسمیہ کا تعلق ہے اس کا کتاب میں کہیں ذکر تو نہیں ہے تاہم کتاب کے مندرجات سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ دہلوی صاحب کے نزدیک احمدی بچہ وہ ہوتا ہے جس میں نیک نیتی۔ خلوص۔ پختہ عزم۔ پکا وعدہ خدا پر توکل و بھروسہ۔ مسلسل محنت و تگ و دو۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی خوبیاں پائی جاتی ہوں۔

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اس کتاب کے متعلق اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"احمدی بچہ" کے عنوان سے آپ کی کتاب ملی۔ آپ کی یادیں (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) بڑی پیاری قیمتی ہیں لیکن اکثر جگہ ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کو بچے نہیں سمجھ سکتے اس لئے بچوں والی تو نہیں ...... جماعتی رسالوں میں اس سے بعض واقعات اخذ کر کے شائع کرائے جاسکتے ہیں۔ جیسا کہ "موٹا بستہ" کے عنوان پر مشتمل واقعہ ہے جو کہ بہت ہی دلچسپ اور پڑھنے والوں کے دل میں (دعوت و ارشاد) کا جذبہ ابھارنے والا واقعہ ہے۔ بہرحال مجموعی طور پر یہ ایک اچھی پیشکش ہے۔ اللہ قبول فرمائے اور آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔"

حضرت ام متین صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان اس کے کتاب کے متعلق فرماتی ہیں۔

"بہت عمدہ کتاب لکھی ہے۔ نوجوان بچوں کے لئے بہت مفید ہے"

مکرم دہلوی صاحب کو امامتِ ثانیہ و ثالثہ کے دور میں پندرہ سال بطور افسر حفاظت خاص کام کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح تقسیم وطن کے پر آشوب دور میں آپ کو قادیان اور مضافات میں پاکستان کے حامیوں کی حفاظت و خدمت کی توفیق حاصل ہوئی۔ ان واقعات کا علم آئندہ نسل کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔

انوکھا علاج کے عنوان کے تحت مندرجہ ذیل دلچسپ واقعہ تحریر ہے۔

"میرے ایک عزیز جو کہ رشتہ میں میرے چچا ہیں اور دہلی میں رہائش پذیر تھے ان کے گھر میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جس کا پیر ٹخنہ کے پاس سے پیدائشی طور پر مڑا ہوا تھا...... جو کچھ کسی نے بتایا محبت کے جذبہ کے تحت کیا مگر لیکن کچھ نہ بن آیا۔

کسی نے بتایا کہ فلاں پیر صاحب بڑے بزرگ اور علاج روحانی میں کامل ہیں..... پیر صاحب نے ہدایت کی کہ اس کا علاج چاند گرہن کے ساتھ تعلق رکھتا ہے..... چاند گرہن سے قبل بچے کو دریائے جمنا پر لے جایا جائے پھر دریا کے درمیان ریت میں گڑھا کھود کر بچے کا مڑا ہوا پاؤں اس میں دبا دیا جائے...... جب گرہن ختم ہو جائے تو پاؤں باہر نکل لیا جائے پاؤں درست ہو چکا ہو گا۔

..... مجھے بچے کی حالت اور اس کے والدین کی پریشانی دیکھ کر بے حد رحم آیا۔ دل سے تو میں ان کے طریق علاج سے متفق نہ تھا.... شام کو کھانے سے فارغ ہو کر ٹانگہ منگوایا گیا..... پل کے درمیان ٹانگہ روکا گیا۔ ٹانگہ والے کو فارغ کر دیا گیا اس کے بعد پل کے ستون کے ساتھ رسہ باندھ کر دریا میں لٹکایا گیا۔ چچا جان۔ چچی جان اور عاجز رسہ کے ذریعہ باری باری دریا کے وسط میں اتر گئے۔ رسہ لٹکتا رہا۔.... میرا اس نوعیت کے ٹوٹکوں پر مطلق ایمان نہ تھا یہ برسات کے دن تھے عام حالات میں دریا لبالب بھرا رہتا تھا لیکن ان دنوں کسی حد تک دریا اترا ہوا تھا جس کی وجہ سے درمیان میں ریت نظر آ رہی تھی۔ ریت میں گڑھا کھودا گیا اور تین چار ماہ کے بعد معصوم پھول جیسے بچے کا ننگا پاؤں اس ٹھنڈی ریت میں دبا دیا گیا۔ بچہ چیخا چلایا مگر کیا کیا جاتا والدین ایسا کرنے پر مجبور تھے۔

رات کا خوفناک منظر بیان کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں۔

بچے کا پاؤں ریت سے نکالا گیا جھاڑا پونچھا صاف کیا گیا۔ جب غور سے دیکھا تو پاؤں جوں کا توں تھا...... ہم سب سردی کی شدت سے کانپ رہے تھے ..... ٹھٹھرے ہاتھوں سے رسہ پکڑنا دشوار تھا لیکن مجبور تھے اسی حالت میں رسہ کے ذریعہ پل پر چڑھ آئے ..... اگر ہماری طرف مگرمچھ صاحب کا گزر ہو جاتا تو ٹانگ تو کیا سیدھی ہونی تھی اس نسخہ کی بدولت ہم سب ہی مگرمچھ کے پیٹ میں جا کر سیدھے اگلے جہاں پہنچ چکے ہوتے۔"

اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں

"...... لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل بھروسہ نہیں کرتے۔ اس سے تعلق نہیں رکھتے۔ اس لئے ان میں ایمانی بصیرت پیدا نہیں ہوتی خود اعتمادی کے وصف سے بھی محروم رہتے ہیں اور ذاتی غور و فکر سے بھی کام نہیں لیتے ورنہ ایسی مشکلات میں صاحب ایمان کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا چاہئے اور اس نے ہمارے لئے علاج معالجے کی جو سہولتیں مہیا فرمائی ہیں ان سے کام لینا چاہئے.........."

> خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجات عطا کرتا ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حفظ الرحمان صدیقی ...... بشکریہ "ماہ نو" اکتوبر1995ء

حضرت امیر مینائی بحیثیت نعت گو شاعر

اردو زبان کے نامور شاعر و نثر نگار' آپ نے تمام اصناف سخن پر طبع آزمائی کی۔ لیکن نعت گوئی میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ خاص کر اردو نعت گوئی میں ایک بلند مقام پر فائز ہیں۔ نام امیر احمد' امیر تخلص' نامور صوفی بزرگ حضرت مخدوم شاہ مینا کی نسبت سے مینائی کہلائے آپ کے والد محترم جناب کرم احمد مینائی' اپنے وقت کے نامور صاحب علم بزرگ تھے۔ اکثر شرفاء لکھنؤ نے آپ سے استفادہ کیا۔

امیر مینائی 16 شعبان 1342ھ مطابق 1826ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت والد سے حاصل کی اور نامور بزرگ حضرت فرنگی محلی سے بھی استفادہ کیا۔ انہیں شاعری سے لگاؤ بچپن سے تھا۔ لیکن باقاعدہ شاعری کی ابتداء تحصیل علم مکمل کرنے کے بعد شروع کی۔ شاعری میں آپ کے استاد نامور شاعر مظفر علی خاں متخلص اسیر تھے۔ اسیر ہی کی وساطت سے امیر کو 1852ء میں اودھ کے نامور علم دوست حکمران' نواب واجد علی شاہ کی ملازمت مل گئی۔ اس وقت امیر کی عمر 26 سال کی تھی۔ انہوں نے نواب واجد علی شاہ کے لئے دو کتابیں "ارشاد السلطان" اور "ہدایت السلطان" تصنیف کیں۔

امیر نے اپنا ابتدائی کلام "بہارستان" کے نام سے مرتب کیا جو 1857ء کی جنگ آزادی میں تلف ہو گیا۔ لہٰذا امیر کے ابتدائی کلام کے طرز کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ آپ کا جو کلام دستیاب ہے اس میں اخلاقی مضامین پائے جاتے ہیں۔ جس سے آپ کی طبیعت کا مذہبی رنگ نظر آتا ہے۔ اس عہد کی ایک غزل کے چند اشعار۔

ہم ہوں یا موسیٰ ہر کوئی دیکھ سکتا اسے
پردے حیرت کے پڑے ہیں جلوہ گاہ طور سے
حوصلہ عالی اگر ہو' ہر جگہ معراج ہے
دار بھی ہے شاخ سدرہ دیدۂ منصور ہے

نواب واجد علی شاہ کی معزولی کے بعد دیگر شرفاء لکھنؤ کے ساتھ امیر مینائی بھی اودھ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور کاکوری چلے گئے' جہاں نامور نعت گو شاعر جناب محسن کاکوروی سے ملے۔ اور ان کے کلام سے بے حد متاثر ہوئے' اس کا ثبوت امیر کے نعتیہ کلام میں جگہ جگہ نظر آتا ہے۔ محسن کاکوروی کے قصیدے کا پہلا شعر۔

مٹانا لوح و دل سے نقش ناموس اب وجد کا
دبستانِ محبت میں سبق تھا مجھ کو ابجد کا

محسن کاکوروی کے بالا شعر پر امیر مینائی نے تضمین لکھی جس کے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

میں بسم اللہ آزادی ہوں سر پر تاج ہے مد کا
الف آوارگی کا راست نقشہ ہے مرے قد کا
تجرد تختہ اول ہے میرے مشق بے حد کا
مٹانا لوح و دل سے نقش ناموس اب وجد کا
دبستان محبت میں سبق تھا مجھ ابجد کا

اسی دوران انہیں نواب رامپور' جناب یوسف علی خان کی ملازمت مل گئی۔ ان دنوں سارے ہندوستان میں شہر رامپور علم و ادب کا مرکز تھا۔ امیر مینائی کی اس عہد کی شاعری "مراۃ الغیب" کے نام سے مرتب ہوئی۔ امیر کے اس دیوان میں جگہ جگہ نعتیہ اشعار ملتے ہیں۔ نمونے کے چند اشعار۔

یہ وظیفہ سب وظیفوں سے ہے' بہتر اے امی
یاد احمد کو کروں یا احمد بے میم کو
نور ایسا دیدۂ دل کو خدا بخشے امیر
سامنے روضہ نظر آئے رسول اللہ ﷺ کا
امیر اس سرور عالم کی کیا توصیف ہو تجھ سے
خدا کی شان ہے سیرت ملک کی شکل آدمؑ کی

نواب رامپور' جناب یوسف علی خان 1864ء میں انتقال کر گئے ان کی جگہ نواب کلب علی خان تخت رامپور پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ نے امیر کو ملک الشعراء کا خطاب اور خلعت عطاء کی نواب صاحب امیر مینائی سے مشورہ سخن بھی لیا کرتے تھے۔ یہیں امیر نے "انتخاب یادگار" کتاب تصنیف کی جو تذکرہ کاملان رامپور ہے۔ یہ تذکرہ 1873ء میں مرتب ہوا۔ نواب کلب علی خاں کے دربار سے امیر کو 216 روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی اس کے علاوہ ہر سال ایک بڑی رقم بطور انعام ملتی۔ 1884ء میں امیر نے "امیر اللغات" مرتب کرنی شروع کی۔ اسی دوران امیر لکھنؤ آ گئے۔ اور 1885ء میں ایک رسالہ ماہنامہ "گلچیں" جاری کیا جو ایک سال تک جاری رہا۔ ایک سال بعد یعنی 1886ء میں نواب رامپور کے بلاوے پر رامپور آ گئے اور "امیر اللغات" کا کام شروع کر دیا لیکن بدقسمتی سے 1887ء میں نواب کلب علی خاں کا انتقال ہو گیا اور ریاست رامپور کے جنرل عظیم الدین مدار المہام نے آپ کی تنخواہ میں کمی کر دی۔ جس سے امیر دل برداشتہ ہو کر بیٹھ گئے۔ چند سال بعد 1900ء میں نظام حیدر آباد دکن' جناب میر محبوب علی خاں شہر بنارس آئے جہاں امیر مینائی سے ملے اور انہیں ملازمت کی پیش کش کی جسے امیر نے قبول کر لیا اور حیدر آباد دکن آ گئے۔ یہاں آئے امیر کو ابھی چند مہینے ہوئے تھے کہ علم و ادب کا یہ روشن ستارہ 20 جمادی الآخر 1318ھ مطابق 13- اکتوبر 1900ء کو اس دار فانی سے

(مسلسل ص6 پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیشہ ہمیش کے لئے غروب ہو گیا لیکن مذہبی محافلوں میں اپنے نعتیہ کلام کے حوالے سے اب بھی زندہ ہیں۔ آپ کا مزار درگاہ حضرت یوسف شاہ کے احاطے میں ہے آپ کے مزار پر یہ شعر لکھا ہے

ابھی مزار پہ احباب فاتحہ پڑھ لیں
پھر اس قدر بھی ہمارا نشاں رہے نہ رہے

آپ کے نعتیہ کلام کے چند خوبصورت اشعار

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں
حسرت آتی ہے یہ پہنچا میں رہا جاتا ہوں
دو قدم بھی نہیں چلنے کی ہے مجھ میں طاقت
شوق کھینچے لئے جاتا ہے میں کیا جاتا ہوں
فیض مولا سے ابھی صبر کی طاقت ہے امیر
جو کڑی سامنے آتی ہے اٹھا جاتا ہوں

آستانِ شہر لولاک پہ ہے سر اپنا
واہ کیا اوج پر ہے نجم مقدر اپنا
سامنے چشم تصور کے ہے چہرہ انؐ کا
آئینہ ہم کو دکھائے نہ سکندر اپنا
یاد جب مجھ کو مدینے کی فضا آتی ہے
سانس لیتا ہوں تو جنت کی ہوا آتی ہے
غم احمد میں مرے دل سے نکلتا ہے دھواں
یہ امنڈتی ہوئی کعبے سے گھٹا آتی ہے
خاک چھانے تو رہِ عشق نبیؐ کی چھان
ذرے ذرے سے یہاں بوئے وفا آتی ہے

آپ کی تصنیفات

1۔ غیرت بہارستان' سرمہ بصیرت 'اس کتاب میں عربی و فارسی کے وہ الفاظ جو اردو زبان میں غلط استعمال ہو رہے تھے۔ ان کی وضاحت کی ہے 3۔ بہار ہند۔ اردو محاورات اور مصطلحات کا مجموعہ 4۔ نور و تجلی و ابر کرم۔ دو مثنویاں 5۔ نماز کے اسرار 6۔ شعلہ جوالہ' مجموعہ واسوخت سال تصنیف 1867ء 7۔ محامد خاتم النبیین نعتیہ دیوان' سال 1872ء 8۔ انتخاب یادگار' تذکرہ کاملان رامپور سال 1873ء 9۔ مراۃ الغیب شعری مجموعہ سال 1873ء 10۔ خیابان آفرینش سال 1887ء 11۔ صبح ازل 'نعتیہ مسدس 12۔ صنم خانہ عشق' شعری مجموعہ 13۔ جواہر انتخاب و گوہر انتخاب' منتخب اشعار کا مجموعہ 14۔ امیر اللغات جلد اول و دوئم پہلا حصہ 1891ء میں طبع ہوا دوسرا حصہ 1893ء میں طبع ہوا' حصہ اول میں الف محدودہ اور حصہ دوئم میں الف مقصورہ کے الفاظ ہیں۔ اور تیسرا حصہ ہائے موحدہ کے الفاظ پر مشتمل ہے جو غیر مطبوعہ ہے' ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری کتابیں ان کی غیر مطبوعہ ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

انصر خلیل

میرا خاندان

خاکسار کے والد محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل آف نواں پنڈ ضلع گوجرانوالہ 1914ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدی ہوئے۔ اور پھر اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا۔ اور تقسیم ہند سے قبل اور بعد سیرالیون۔ اٹلی۔ روم۔ لندن وغیرہ میں لمبا عرصہ خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی۔ مشنری انچارج سرالیون کے طور پر بھی کام کیا۔

صوفی غلام محمد صاحب یہ میرے سوتیلے ماموں ہیں رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے بطور ناظر اعلیٰ ثانی و ناظر مال خرچ لمبا عرصہ کام کیا۔ آپ کے ایک ہی بیٹے چوہدری مبارک مصلح الدین احمد ایم اے ہیں۔ جو کہ اس وقت بطور وکیل المال ثانی تحریک جدید خدمات بجالا رہے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب بھی واقف زندگی تھے یہ میرے دوسرے سوتیلے ماموں تھے۔ اور مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی کے چچا تھے۔ آپ کو بطور وکیل القانون تحریک جدید وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

مکرم غلام یاسین صاحب بھی میرے سوتیلے ماموں تھے یہ بھی واقف زندگی تھے۔ لمبا عرصہ وکیل الدیوان رہے اور امریکہ میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔

راجہ غلام مصطفیٰ صاحب یہ میرے سگے ماموں تھے۔ ضلع گجرات کے ایک اہم قصبہ "نصیرہ" میں لمبے عرصہ تک بطور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کام کیا۔

مکرم راجہ منظور احمد صاحب یہ میرے ماموں راجہ غلام مصطفیٰ صاحب کے بڑے بیٹے ہیں۔ انہیں بھی "نصیرہ" میں بطور پریذیڈنٹ اور پھر سیکرٹری مال جماعت کے طور پر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔

راجہ ظہور احمد صاحب یہ میرے ماموں راجہ غلام مصطفیٰ صاحب کے بیٹے ہیں گذشتہ دس برس سے بطور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ "نصیرہ" تحصیل کھاریاں ضلع گجرات خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی بہو شازیہ منصور کو بطور سیکرٹری لجنہ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔

مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری واقف زندگی یہ میرے خسر صاحب ہیں آپ نے تقسیم ہند سے قبل قادیان میں اپنے آپ کو وقف کیا اور آپ نے لمبا عرصہ بطور مربی سلسلہ خدمت دین کی توفیق پائی۔ آپ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کے چھوٹے بھائی تھے۔

ماسٹر عبد الوہاب صاحب آف جاکے چیمہ یہ میرے بڑے سالے ہیں۔ بطور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جاکے چیمہ پریذیڈنٹ جاکے چیمہ ممبر ضلعی مجلس عاملہ ضلع سیالکوٹ خدمت دین کی توفیق پائی۔ آج کل سیکرٹری مال ہیں۔

عبد المنان صاحب آف جاکے چیمہ یہ میرے بڑے سالے ہیں اور مولوی عنایت اللہ جالندھری کے بڑے صاحبزادے ہیں اور بطور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جاکے چیمہ عرصہ 5 سال سے خدمات بجالا رہے ہیں۔

مولوی محمد احمد صاحب واقف زندگی یہ میری اہلیہ صاحبہ کے ماموں جان تھے۔ صدر محلہ دار الصدر شرقی رہے۔

اخبارات میں سے

دی نیوز کے یکم دسمبر 1995ء کے شمارے میں سید حیدر فاروق مودودی کا ایک مضمون بعنوان Punishment of Blasphemy یعنی "گستاخ رسول کے لئے سزا" شائع ہوا ہے۔

اس میں وہ کہتے ہیں کہ جنرل ضیاء الحق کے دور کی متعدد ظالمانہ کارروائیوں کے علاوہ ان کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ انہوں نے دستور پاکستان کو معاشرے کی اسلامائیزیشن کے لئے مذہبی علماء کے زیر اثر مارشل لاء کے ذریعے بدلنے کی کوشش کی حالانکہ اس سلسلے میں لوگوں کو شریعت پر عمل درآمد کے لئے تیار نہیں کیا گیا تھا۔ آپ کہتے ہیں کہ C-295 کے لئے سزا موت مقرر کی گئی اور عدالتوں یا مقننہ کو اس بات کی اجازت نہیں دی گئی کہ وہ حالات کے مطابق اس میں کسی قسم کا ردوبدل کر سکیں اور یہی اس قانون کا سب سے کمزور پہلو ہے۔ فاروق مودودی صاحب نے تمام انبیاء کی ناموس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں کیا شک ہے کہ سب سے زیادہ رسول کریم ﷺ کی ناموس ہمارے سامنے آتی ہے۔ مکہ میں تمام لوگ آپؐ کو امین اور صدیق کہا کرتے تھے لیکن جب آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو لوگ آپؐ کی مخالفت کرنے لگے اور اس مخالفت میں عداوت کی حد تک پہنچ گئے۔ اس کے بعد جب آنحضور ﷺ مکے والوں سے مایوس ہو کر طائف گئے تو وہاں آپؐ کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ تاریخ کے اوراق میں درج ہے۔ آپؐ پر لوگوں نے پتھر پھینکے اور آپؐ کو لہولہان کر دیا اور آپؐ کے جسم سے اتنا لہو بہا کہ آپ کی جوتیاں اس لہو سے بھر گئیں۔ جب فرشتوں نے کہا کہ ہم ان دو پہاڑیوں کو آپس میں ٹکرا کر یہاں کے سب لوگوں کا خاتمہ کر دیتے ہیں تو آپؐ نے اس بات سے اتفاق نہ کیا۔ اس کے بعد آپؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور راستے میں سراقہ کا واقعہ پیش آیا۔ حالانکہ آپؐ سراقہ کو تہہ تیغ بھی کر سکتے تھے لیکن آپؐ نے اسے کچھ نہ کہا۔

فاروق مودودی صاحب کہتے ہیں کہ مکہ سے ہجرت کے چند سال بعد جب آپؐ واپس مکہ تشریف لائے اور اب کے آپؐ بطور فاتح مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے تمام لوگوں سے جنہوں نے آپ سے دشمنی کا رویہ روا رکھا تھا اور مکہ سے نکل جانے پر مجبور کیا تھا۔ معاف کر دیا۔ مدینہ میں آپؐ خدا تعالیٰ کے نبی بھی تھے اور ریاست کے سربراہ بھی۔ وہاں پر عبد اللہ بن ابی نے آپ کے متعلق جو فقرہ کہا وہ بھی تاریخ میں موجود ہے۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ اس نے کہا کہ مدینہ کا معزز ترین آدمی یہاں کے ذلیل ترین آدمی کو یہاں سے نکال دے گا۔ اس شخص کے متعلق تاریخ بتاتی ہے کہ نہ صرف یہ کہ رسول کریم ﷺ نے اسے کچھ بھی نہیں کہا بلکہ اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے کفن کے لئے قمیض بھی عطا کی۔ اس حوالے سے اور ایسے ہی بعض دیگر حوالوں سے جو انہوں نے قرآن کریم سے اخذ کئے ہیں وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے پاس خدا تعالیٰ کا اور رسول کریم ﷺ کا نرمی کا سلوک ہی بہترین سلوک تھا۔ یہی وہ بات ہے جو لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرتی ہے۔

مضمون کے آخری پیراگراف میں وہ کہتے ہیں کہ آجکل جو بعض لوگ اس معاملے کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں حالانکہ عدالتیں ان کے متعلق فیصلہ کر چکی ہوتی ہیں اپنے ہاتھ میں لے کر سزا دینے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ وہ ساری دنیا میں مسلم امہ اور اسلام کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں پس ہمیں چاہئے کہ قرآن کریم اور سنت کو اپنا راہنما بنائیں اور اس طرح ہم معافی اور رحم کا اعلان کرتے ہوئے اس رحم اور معافی کا نمونہ پیش کریں جو خدا تعالیٰ نے اور رسول کریم ﷺ نے دنیا کو دیا تھا۔ اور یہی ہمارے لئے بہتر راستہ ہے۔

بقیہ صفحہ 4

دوسرے داماد حضرت علیؓ کے احترام اور ان سے پیار کے کئی واقعات کتب حدیث و سیرت میں مندرج ہیں۔

ایک روز حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ سے ناراض ہو کر باہر تشریف لے گئے۔ حضور ﷺ حضرت فاطمہؓ کے ہاں آئے۔ حضرت علیؓ کا پوچھا۔ حضرت فاطمہؓ نے بتلایا۔ حضور ﷺ حضرت علیؓ کی تلاش میں گئے۔ دیکھا کہ علیؓ مسجد کی دیوار کے سایہ میں لیٹے ہوئے ہیں۔ پشت خاک آلود ہے۔ حضورؐ اپنے دست مبارک سے مٹی جھاڑتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ ابو تراب اٹھو!

ایک روز حضور ﷺ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے گھر پر تشریف فرما تھے۔ حضرت فاطمہؓ حلوہ بنا کر لائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ علی اور بچوں کو بھی بلاؤ۔ وہ آئے تو آپؐ نے کھانا شروع فرمایا۔

گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے۔ اور خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ صغریٰ پروین صاحبہ بابت ترکہ حاکم علی صاحب)

محترمہ صغریٰ پروین صاحبہ بیوت الحمد کالونی مکان نمبرB-13 نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم چوہدری حاکم علی صاحب واقف زندگی وفات پاگئے ہیں ان کے نام الاٹ شدہ قطعہ نمبر2/11 دار العلوم غربی برقبہ دس مرلے سات مربع فٹ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔صغریٰ پروین صاحبہ (بیٹی)
2۔سلطان احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (مکرمہ امتہ السلام صاحبہ بابت ترکہ عبد الرشید صاحب ارشد)

مکرم عبد الحمید صاحب ولد عبد الرشید صاحب ارشد نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم عبد الرشید صاحب ارشد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ 5842/83 روپے جمع ہیں نیز ان کی پراویڈنٹ کی رقم 9825/86 روپے جمع ہے لہٰذا یہ رقم ہماری والدہ محترمہ امتہ السلام صاحبہ کو دے دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔امتہ السلام صاحبہ (بیوہ)
2۔عبد الحمید صاحب (بیٹا)
3۔عبد الرحمان صاحب (بیٹا)
4۔عبد المعطی صاحب شاہد (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

بازیافتہ نقدی

○ کچھ رقم بلال مارکیٹ کے نزدیک سے ملی ہے۔ جس کی ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی ربوہ سے حاصل کر سکتا ہے۔

(صدر عمومی)

خالی آسامیاں

○ پتھالوجیسٹ تعداد 1
گریڈ 8130-325-4880
مہنگائی الاؤنس 500
میڈیکل رجسٹرار تعداد 2
گریڈ 6900-258-3804
مہنگائی الاؤنس 500NPA500
آئی رجسٹرار تعداد 1
گریڈ 6900-258-3804
مہنگائی الاؤنس 500NPA500
ڈینٹل سرجن تعداد 2
گریڈ 6900-258-3804
مہنگائی الاؤنس 500NPA500
سٹاف نرس / میل نرس (کوالیفائیڈ) تعداد 3
گریڈ 3790-78-2230
مہنگائی الاؤنس 500
لیبارٹری ٹیکنیشن تعداد 1
گریڈ 3400-66-2080
مہنگائی الاؤنس 500
ڈسپنسر تعداد 1
گریڈ 3220-60-2020
مہنگائی الاؤنس 500
مددگار کارکن ڈرائیور 1
گریڈ
2260-36/1972-24/1684-18-1540
مہنگائی الاؤنس 500
خاکروب تعداد 1 بالمقطع

خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں مورخہ 16 دسمبر 1995ء بروز ہفتہ تک امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ بمعہ اپنے جملہ سرٹیفکیٹس دفتری اوقات 8 بجے تا 2 بجے دوپہر دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان برائے دوکانات

○ صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی دوکانیں واقعہ محلہ دار الرحمت غربی جو احباب کرایہ پر حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواست صدر صاحب محلہ / امیر صاحب کی وساطت سے سفارش کے ساتھ ناظم جائیداد کے نام ارسال فرماویں شرائط دفتری اوقات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

(ناظم جائیداد)

واقفین نو کے لئے

درخواست دعا

○ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ تمام واقفین نو بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیاوی علوم و برکات سے نوازتے ہوئے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

احمدی طلباء و طالبات

متوجہ ہوں!

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم ہے۔ جو کہ اندرون ملک اور بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء و طالبات کی راہنمائی کرتا ہے۔ نیز بیرون ملک دنیا کی مختلف یونیورسٹیز میں داخلہ کے بارے میں تازہ ترین معلومات موجود ہیں۔ اس لئے احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اسی طرح احمدی طلباء و طالبات سے یہ بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے تعلیمی ادارہ جات کے پراسپکٹس اور دیگر ضروری معلومات نظارت تعلیم کو مہیا کریں تاکہ دوسرے طلبہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

○ آسٹریلین ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ نے تعلیمی سال 1996 میں آسٹریلیا میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ADCOS سکالرشپ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں سکالرشپ دو کیٹیگریز میں دیا جائے گا اور کل سکالرشپ کا نصف طالبات کے لئے مختص ہے۔

(1) میرٹ ایوارڈ۔ یہ سکالرشپ ان طلبہ کو دیا جائے گا۔ پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں۔

(2) ایکوئٹی ایوارڈ۔ یہ سکالرشپ ان طلبہ کو دیا جائے گا۔ جو انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں۔

اہلیت: (1) وہ طلباء و طالبات جوان وظائف کے لئے درخواست دینا چاہتے ہوں۔ ان کا سابقہ تعلیمی ریکارڈ شاندار ہونا چاہئے۔ (2) ایسے طلبہ نے اس سے قبل بیرون ملک تعلیم حاصل نہ کی ہو۔ (3) پوسٹ گریجوایٹ سٹڈیز میں داخلہ لینے والوں میں سے ان کو فوقیت دی جائے گی۔ جنہوں نے گریجوایٹ ڈپلومہ یا ماسٹرز پروگرام مکمل کیا ہو (4) زیادہ سے زیادہ عمر 36 ہو۔ (5) TOEFL یا IELTS کا امتحان دیا ہو۔

اس کے علاوہ میں دوسری شرائط بھی ہیں جن کا تفصیلی مطالعہ روزنامہ "News" مورخہ 4-11-95 کے شمارے میں کیا جا سکتا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 7۔ جنوری 96ء مقرر ہے۔

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICAP) نے فل ٹائم دو سالہ فاؤنڈیشن کورس میں داخلہ کے لئے Aptiude Test کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ بروز جمعہ 2۔ فروری 96ء کو کراچی۔ حیدر آباد۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ پشاور، فیصل آباد، ملتان اور کوئٹہ میں ہوگا۔

اہلیت: (1) زیادہ سے زیادہ عمر 25 سال (2) انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کم از کم 45% نمبر حاصل کئے ہوں۔ داخلہ ٹیسٹ (3) گھنٹے کا اور (200) نمبروں پر مشتمل ہوگا۔ اس میں Arithmatic، انگریزی اور جنرل نالج کے سوالات ہوں گے۔ داخلہ ٹیسٹ کی فیس 600 روپے ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13۔ جنوری 96ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "Dawn" 24۔ نومبر 1995ء ملاحظہ فرماویں۔

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے سال 1995ء کے تعلیمی سیشن میں B.Sc یا M.Sc میں داخلہ لیا ہو یا پھر 31۔ دسمبر 1995ء تک ان میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہوں ان طلباء و طالبات کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے پریذیڈنٹس ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت سکالرشپ دیتی ہے۔

B.Sc میں مندرجہ ذیل مضامین اختیار کرنے والے اس سکالرشپ کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ فزکس کیمسٹری میتھ، بیالوجی، شماریات، اکنامکس۔ کمپیوٹر سائنس۔

شرائط: ایم ایس سی سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں کسی ایک میں داخلہ ضروری ہے۔ فزکس کیمسٹری۔ میتھ۔ اکنامکس۔ شماریات۔ بیالوجی ذوآلوجی۔ باٹنی۔ مائیکروبیالوجی۔ کمپیوٹر سائنس۔ بائیو کیمسٹری اور فزیالوجی۔ طلباء و طالبات نے گزشتہ تمام تعلیمی سالوں میں فرسٹ کلاس حاصل کی ہو۔ سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے ایک ٹیسٹ پاس کرنا بھی ضروری ہے۔ اس بارہ میں مزید معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

تصحیح

○ روزنامہ الفضل 23 ستمبر 1995ء کی اشاعت اعلانات وصایا میں مکرم صائب محمد احمد مسل نمبر 30208 کا نام غلطی سے مسائب محمد احمد شائع ہو گیا ہے۔ صحیح نام "صائب محمد احمد" ولد ناصر احمد ساکن کینیڈا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

آپ کی تقریر سے قبل مسٹرائے۔ ڈاہوی۔ چیف ایجوکیشن آفیسر لیگوس ٹاؤن کونسل نے الحاجہ شوڈینڈے کے کام کی تعریف کی اور کہا کہ آپ اپنے آپ کو انسانی بہبود کے کاموں میں مصروف رکھتی ہیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 9- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید کی مدت ملازمت میں توسیع کی مخالفت کر دی ہے انہوں نے کہا کہ فوج کو سیاست کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے۔ آرمی چیف کو ریٹائرمنٹ کے بعد کوئی اور ذمہ داری دے کر ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ حکومت آرمی چیف کی توسیع کے حوالے سے پراپیگنڈہ نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ صدر مملکت نئے آرمی چیف کا تقرر میرٹ پر کریں۔ فوج بہت قیمتی ادارہ ہے اسے سیاست سے دور رکھنا چاہئے۔ یہ اہم فیصلہ سیاسی وابستگی اور آصف زرداری کی خواہشات کی بجائے قومی مفاد' پاک فوج کے تقدس' اعلیٰ روایات' اہلیت اور قواعد و ضوابط کی بنیاد پر کیا جائے۔ فوج کی سالمیت ہمیں ذاتی اور سیاسی مفاد سے زیادہ عزیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ معین قریشی کا رول ختم ہو چکا ہے وہ جنرل وحید کو مشورے نہ دیں انہوں نے جو کردار ادا کرنا تھا کر لیا ہے۔ ان کے منتر سے بحران نہیں ٹلے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے حکومت سے مذاکرات سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ محترمہ! مذاکرات کے دروازے آپ خود بند کر چکی ہیں۔ ہم نے تو بے نظیر کو مذاکرات کا موقع دیا تھا لیکن انہوں نے کوئی کسر ہی نہیں چھوڑی۔ بے نظیر اپنا چہرہ دیکھنا چاہتی ہیں تو کوئٹے کے واقعے میں دیکھ لیں جہاں وکلاء نے ان کی بات سننے سے ہی انکار کر دیا تھا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ حالات بہتر نہ ہوئے تو تبدیلی ناگزیر ہو گی۔ یہ تبدیلی مڈٹرم الیکشن' تحریک عدم اعتماد یا آئین سے ماورا کارروائی کی صورت میں سامنے آ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن کو چاہئے کہ محاذ آرائی ترک کریں قومی اتفاق رائے پیدا کریں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مہاجر پاکستان کا اٹوٹ انگ ہیں۔ انہیں پیغام ملنا چاہئے کہ وہ ملکی اور شہری امور میں حصہ دار ہیں۔ انہوں نے کراچی کی صورت حال کو ملک کا سنگین ترین مسئلہ قرار دیا۔ انہوں نے ملکی خرابیوں کی اصلاح کے لئے 5 نکاتی تجاویز پیش کیں۔

○ جنرل ضیاء الحق دور کے وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق نے کہا ہے کہ معین قریشی اپنے ساتھ جمہوری صدارتی نظام کا پیغام لائے ہیں۔ انصاف مشکل ہو گیا ہے۔ اب سسٹم کے بائی پاس آپریشن کی ضرورت ہے۔ جمہوری صدارتی نظام امریکہ جرمنی اور کئی یورپی ملکوں جیسا ہو گا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ صدارتی نظام نہ تو چل سکتا ہے اور نہ ہی اسے کوئی قبول کرے گا۔ نظام کی تبدیلی کی باتیں کرنے والے چور دروازے سے اقتدار میں آنا چاہتے ہیں۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ جب بھی کوئی معین قریشی یا برکی آتا ہے اقتدار کی کشتی ڈولنے لگتی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے کہا ہے کہ دس بیس دن میں اسمبلی ختم ہونے کی باتیں کرنے والے اس عرصہ کے بعد مستعفی ہو جائیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے پیپلز پارٹی کے باغیوں کو وزارت اعلیٰ کی پیشکش کر دی ہے۔ موجودہ حکومت کے خاتمے کے لئے ساتھ دینے پر وزارت اعلیٰ کے علاوہ اہم دیگر وزارتیں اور ہر طرح کی قانونی اور مالی مدد دینے کا اعلان کیا ہے۔

○ خفیہ اشاروں پر نواز شریف نے حکمت عملی تبدیل کر لی ہے جوڑ توڑ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ قائد حزب اختلاف نے 13۔ دسمبر کو ساہیوال میں ہونے والا جلسہ عام منسوخ کر دیا اب عوامی رابطہ مہم کی بجائے اہم مہروں کو اعتماد میں لیا جائے گا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ناسمجھ مشیر نواز شریف اور مذہبی جماعتوں کے درمیان خلیج بڑھا رہے ہیں۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد نے اپنی بات کا پاس نہیں کیا۔ انہوں نے تین ماہ قبل ہمارے خلاف جنگ بندی کرنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن مینار پاکستان کے اجتماع میں پھر ہمارے خلاف بات کی۔ اب دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی بات پر قائم رہتے ہیں یا نہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ جنرل وحید کا جانشین کون ہو گا۔ صدر اور وزیر اعظم مشکل میں پڑ گئے ہیں۔ ان کے جانشین کی تقرری دو ہفتے قبل ہو جانی چاہئے تھی۔ تاخیر سے مختلف حلقوں میں قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں پاکستان میں فوج کی مداخلت سے جمہوری عمل میں بار بار خلل پڑتا رہا ہے۔ نئے آرمی چیف کا تقرر ہمیشہ سے معمہ رہا ہے۔

○ بعض ذرائع کے مطابق صدر وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف کے درمیان لیفٹیننٹ جنرل جہانگیر کرامت کو آئندہ چیف آف آرمی سٹاف بنانے کے بارے میں اتفاق رائے کر لیا گیا ہے۔ جنرل عبدالوحید اپنے موجودہ عہدے کی میعاد میں توسیع نہیں چاہتے۔ انہوں نے اس بارے میں اپنے فیصلے سے حکومت کو مطلع کر دیا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے غیر نمائندہ مشیروں کے بارے میں انہی سے پوچھا جائے۔ انہوں نے کہ میں صلح جو آدمی ہوں۔ جھوٹ نہیں بولتا۔ 15 دن بعد ملتان آکر اہم اعلان کروں گا۔

○ جمعہ کے روز دینی مدارس کے خلاف حکومت کے اقدامات پر یوم احتجاج منایا گیا۔ الزام تراشی بند کرنے اور وزیر داخلہ کو برطرف کرنے کے مطالبے کئے گئے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ 30۔ دسمبر کو ملک گیر ہڑتال ہو گی اور عوام حکومت سے بیزاری کا اعلان کر دیں گے۔

○ تحریک استقلال کے چیئرمین ائر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان نے کہا ہے کہ میں سیاست نہیں چھوڑ رہا۔ میں نے تحریک استقلال کے کونسلروں سے کہا ہے کہ وہ پارٹی الیکشن میں کسی اور کا انتخاب کر لیں۔ اس سے پہلے بھی میں نے دو تین بار یہ درخواست کی تھی جو مانی نہیں گئی۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے کہا ہے کہ پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کے لئے "انتظار" کا راستہ اپنا لیا ہے امریکہ نے پاکستان کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اسرائیل کو سب سے پہلے تسلیم کرنے والے ممالک کی صف میں شامل ہو جائے لیکن وہ اس بات پر راضی نہیں ہوا۔

○ حکومت کی ہدایت پر مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنوں کی رہائی عمل میں آ گئی ہے۔ جھنگ میں جمعیت علمائے اسلام' تحریک جعفریہ' اور سپاہ صحابہ کے 12۔ افراد کو رہائی مل گئی کراچی میں انتظامیہ نے جامعہ اسلامیہ کلفٹن کی سیل کھول دی ہے اس مدرسے کو چند دن قبل سیل کیا گیا تھا۔

○ شیخوپورہ کے قریب نبی پورہ ریلوے پھاٹک پر رچنا ایکسپریس اور بس کے درمیان خوفناک حادثے میں دو نوعمر طالب علم ہلاک اور 30۔ افراد زخمی ہو گئے۔ دو بسوں کی دوڑ میں ایک بس آگے نکل گئی جبکہ دوسری کراسنگ پر ٹکرا گئی۔

○ کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز نے کہا ہے کہ ہم صحافت کا وقار اور اعتبار کم کرنے کی کوشش کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ وزیر اعظم کو اگر کسی اخبار سے شکایت ہے تو پریس کو حملوں کا نشانہ بنانے کی بجائے قانونی راستہ اختیار کریں۔

○ سعودی عرب کے شاہ فہد کو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ چند ہفتے قبل ان کو دماغ میں خون کا لوتھڑا جم جانے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔

○ سابق چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ کسی فیصلے کو چمک یا سیاسی دباؤ کا نتیجہ قرار دینا توہین عدالت ہے۔

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ ڈاکٹر رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصےٰ چوک ربوہ
3½ تا 7½ بجے شام

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

سوئیس ہومیو میڈیسن کمپنی ربوہ کی مفید و مؤثر ادویات

ANEMIEX	60/-	کمی خون کیلئے
ARTHRITEX	60/-	وجع المفاصل کیلئے
BEDUREX	60/-	بچوں کا بستر پر پیشاب کرنا
COLEX	60/-	معدہ پیٹ جگر کی درد کیلئے
COUGHEX	60/-	خشک و تر ہر قسم کی کھانسی کیلئے
DIRRHEX	60/-	ہر قسم کے پرانے اور شدید اسہال کیلئے
DYSENTEX	60/-	ہر قسم کی نئی و پرانی پیچش کیلئے
FLATULEX	60/-	اپھارہ پیٹ میں ہوا گیس کیلئے
FLUEX	60/-	ہر قسم کے نزلہ و زکام کیلئے
LEUKURRHEX	60/-	مستورات کی موذی مرض لیکوریا کیلئے
NEURALGEX	60/-	اعصابی دردوں کیلئے
TONEX	60/-	بخار کی بیماری کے بعد کی کمزوری کیلئے
URINEX	60/-	کثرت پیشاب کیلئے

ڈاکٹر مرزا رفیق احمد عابد۔ **المنیب پولی کلینک** نظام مارکیٹ گولبازار ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
○ ہمدردانہ مشورہ ○ کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434